حافظ عبدالعزیز علوی

ایک احمقانہ مطالبہ اور اُس کا جواب

سعودی عرب کے حکمرانوں کی طرف سے اسلامی اصول و ضوابط اور شرعی احکام کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مزارات کے گرانے کو ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے اور جس وقت مزارات کو گرایا گیا تھا اس وقت "قبریوں" کی طرف سے بہت شور و غوغا کیا گیا۔ اور ملک عبدالعزیز نے اس وقت یہ اعلان کیا تھا کہ اگر شرعی رو سے مزارات اور قبروں پر عمارات تعمیر کرنے کو ثابت کر دیا جائے تو میں ان مزارات کو سونے کے تعمیر کر دوں گا لیکن اگر شرعی رُو سے یہ بلا جواز ہیں بلکہ ان کے گرانے کا حکم ہے تو پھر یہ شور شرابا مجھے مرعوب نہیں کر سکتا۔ اب طویل عرصہ کے بعد پھر اپنی سیاسی دکان چمکانے کے لیے اور سعودی حکمرانوں کی بعض مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ کے ساجد نقوی گروپ کی طرف سے اس مسئلے کو اچھالا گیا ہے۔

اس گروپ کی خواتین کی طرف سے مظاہرہ کرتے ہوئے انتہائی اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے ہیں اور سعودیوں کو یہودیوں کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور مکۃ المکرمہ اور المدینۃ المنورہ کو بین الاقوامی شہر قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جب کہ دین اسلام کا مزاج اور روح یہ ہے کہ ایسی علامت کو ختم کر دیا جائے جو غیر اللہ کی پرستش اور تعظیم و تکریم کا باعث بن سکتی ہو۔ اور جاہلیت کے دور کی طرح اصنام پرستی کے مظاہر کا سبب ہے۔ اسلام کی اس روح اور حقیقت کو اجاگر کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ انی لاعلم انک حجر لا تضرو لا تنفع ولو لا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک (بخاری کتاب الحج)

میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کسی کو نقصان اور نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اگر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ

نہ تھا۔ اور اسی وجہ سے جب حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ لوگ اس درخت کے پاس نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں جس کے تحت بیعۃ الرضوان ہوئی تھی تو آپ نے اس درخت کو کٹوا دیا۔

قبروں پر قبے اور مزارات و گنبد بنانا بھی ان میں مدفون شخصیات کے بارے میں انسانوں کے دل میں غیر شرعی خیالات و تصورات پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ فی الواقع اس وقت موجود ہے یعنی ان قبروں والوں کو نفع و نقصان کا مالک سمجھ لیا جاتا ہے۔ لوگ اپنی ضروریات و حوائج کو پورا کرنے کی قدرت کا مالک سمجھتے ہیں۔ ان کا طواف اور ان پر سجدہ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اہلِ توحید اور حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں قبوری قبروں والوں سے مانگتے ہیں۔ دورِ جاہلیت میں مشرکین کے اصنام کے بارے میں جو تصورات و نظریات تھے وہ مزارات کی صورت میں ان میں مدفون شخصیات کے بارے میں قائم کر لیتے ہیں۔ اور وہ سب کام جو مشرک اصنام کے لیے کرتے تھے وہ ان قبروں والوں کے ساتھ شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے حضور اکرمؐ نے قبروں کو پختہ کرنے یا ان پر عمارات تعمیر کرنے سے دو ٹوک اور کھلے انداز میں منع فرما دیا۔

- مجمع الزوائد میں حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ نہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبنی القبور او یقعد علیہا او یصلی علیہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ قبروں پر عمارات بنائی جائیں یا ان پر بیٹھا جائے یا ان پر نماز پڑھی جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جنہیں شیعہ حضرات امام معصوم مانتے ہیں، ابو الہیاج الاسدی ان کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ قال لی علی ابن ابی طالب۔ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ مجھے علی بن ابی طالب نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ ہر مجسمہ کو مٹا ڈالو اور ہر بلند قبر کو ہموار کر دو۔

اس بنا پر امام محمد کتاب الآثار میں لکھتے ہیں :۔ اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال کان یقال ارفعوا القبر حتی یعرف انہ قبر فلا یوطأ وقال محمد وبہ ناخذ ولا نری ان یزاد علی ما خرج منہ انکرہ یجصص او یطین

باقی صہ ۴ پر